مطلوب ہمسر کے لئے کونسے معیار ہیں؟

<"xml encoding="UTF-8?>

سوال

سلام علیکم۔ میں 21سالہ لڑکی ہوں، چھ مہینے پہلے میرے ایک ہم کار نے میرے بارے میں خواستگاری کی ہے، جس کی عمر بھی 21 سال ہے۔ اس مدت میں اس کے گھر والے خواستگاری کے لئے راضی نہیں ہوئے اور ان کی دلیل خود ان کا لڑکا تھا۔ کہتے ہیں کہ وہ بیکار ہے۔ تھوڑا سا تند اخلاق ہے، معلوم ہوتا ہے کہ میرے ساتھ شدید محبت رکھتا ہے۔ کام کرنے کے مخالف ہے۔ اس کے ساتھ میری مشکل یہ ہے کہ میرے خاندان کے افراد خاص کر لڑکوں سے بیزار ہے اگر میں ان میں سے کسی کے ساتھ بات کروں تو انتہائی غضبناک ہوتا ہے اور مجھ سے مطالبہ کرتا ہے کہ حتی کہ میں اپنے ماموں کے ساتھ بھی شوخی مذاق نہ کروں۔ میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ کیا یہ شخص کسی مشکل سے دوچار ہے؟

ایک مختصر

جس طرح اسلام اصل ازدواج کے سلسلہ میں کافی تاکید کرتا ہے، اس کے تشکیل پانے اور استمرار کے بارے میں بھی اہم مطالب اور معارف بیان کرتا ہے کہ ان کی طرف توجہ کی جانی چاہئے، من جملہ: لڑکی لڑکے کا اسلام کے اخلاقی مسائل کا پابند ہونا، صداقت اور راست گوئی، خاندانی اصالت، لڑکی اور لڑکے کا ثقافتی، مالی، خاندانی، علمی اور مذہبی لحاظ سے کفو اور ہم پلہ ہونا اس کے علاوہ خود اعتماد ہونا اور خاندان کی زندگی کے اخراجات کو حلال اور آبرومندانہ راہ سے پورا کرنے لئے کام و کوشش کرنا۔ ۔ ۔ جوازدواج کرنے کا قصد رکھتے ہیں وہ ازدواج سے پہلے منطقی توافقات اور متقابل کے احترام و عفو و بخشش سے ایک کامیاب ازدواجی زندگی گزار سکتے ہیں۔

تفصیلی جوابات

ازدواج ایک اہم امر ہے اور انسان کو اپنی شریک حیات کا انتخاب کرنے میں نہایت دقت کرنی چاہئے۔ اس کام کے لئے صحیح اور منطقی معیاروں کو مدنظر رکھنا چاہئے اور خداوند متعال پر توکل کرکے اس راہ پر گامزن ہوکر اپنے شریک حیات کو مکمل آگاہی کے ساتھ انتخاب کرنا چاہئے۔ اگر آپ خدا کی اطاعت اور گناہ سے دوری کے لئے قصد ازدواج رکھتی ہو اور اس انتخاب میں اسلام کے معیاروں کو مد نظر رکھتی ہواور ان ہی کی بنیاد پر انتخاب کرو گی، تو یقین رکھنا خداوند مہربان اس سلسلہ میں آپ کی مدد کرے گا۔ اگر آپ کا ہمسر اصلی خصوصیات اور شرائط کا مالک ہو تو جزئی اور فرعی مسائل میں ہم آہنگی آشنائی اور انتخاب کے بعد انجام پائے گی، کیونکہ خداوند متعال دو دلوں کے درمیان الفت پیدا کرے گا۔ یہاں پر ہم ایک مطلوب ہمسر کے انتخاب کے سلسلہ میں بعض اصلی شرائط اور معیاروں کو بیان کرتے ہیں:

1۔ حقیقی ایمان رکھنا اور اسلامی اخلاق کے مسائل کا پابند ہونا، کیونکہ اس قسم کا شخص خدا کے ساتھ دلی رابطہ رکھنے کی وجہ سے ایک قابل اعتماد فرد ہوتا ہے اور دوسری جانب جو جوان اس قسم کے اصولی مسائل کا پابند نہ ہو، معلوم نہیں ہے کہ وہ بعد میں اپنے تعہدات کا پابند ہو۔ امام رضا(ع) فرماتے ہیں: " اگر کسی مرد نے آپ سے خواستگاری کی، تو اگر تم اس کے دین و اخلاق سے راضی ہوتو اس کے ساتھ ازدواج کی رضایت دینا اور ایسا نہ ہو کہ اس کا فقر اس رضامندی میں تیرے لئے رکاوٹ بنے"۔[1]

2۔ زندگی میں اچھے اخلاق کا مالک ہونا، طرفین اور پورے خاندان کے لئے نشاط و شادمانی کا سبب ہوسکتا ہے۔ روایتوں میں آیا ہے کہ بد اخلاق شریک حیات انسان کو زودرس پیری سے مبتلا ہونے کا سبب بن سکتا ہے۔ بیہودہ سختیوں سے دوری، اور خطاؤں کے بارے میں عفو و بخشش اور مہربانی سے پیش آنا نیک اخلاق کی مثالیں ہیں۔

3۔ صداقت اور راستگوئی: اگر ایک نوجوان خواستگاری اور ازدواج کے ابتدائی مراسم میں ایسی باتیں کرے اور کچھ وعدے دیدے کہ بعد میں ان پر عمل نہ کرے تو ان کی زندگی اعتماد سےعاری ہوگی۔

4۔ خاندانی اصالت: چنانچہ پیغمبر اکرم (ص) نے فرمایا ہے:" گوبر پر اُگے ہوئے سبز اور تازہ گھاس سے پرہیز کرنا" عرض کی گئی: یا رسول اللہ! اس کلام سے مراد کیا ہے؟ فرمایا:(اس کا مراد) ایک خوبصورت عورت ہے جو بُرے خاندان اور فاسد ماحول میں پرورش پا چکی ہو۔" قرآن مجید ارشاد فرماتا ہے:" ہم نے زن و مرد کو ایک دوسرے کے لئے پیدا کیا ہے اور عورت کو مرد کے لئے سکون قرار دیا ہے"۔ اور تذکر دیتا ہے کہ عورت مرد کے لئے خیر ہے۔

5۔ ثقافتی، مالی، خاندانی، علمی، مذہبی لحاظ سے لڑکی اور لڑکے کا ہم کفو اور ہم پلہ ہونا کیونکہ لڑکے اور لڑکی کا خاص کر ثقافتی لحاظ سے اختلاف رکھنا بہت مشکل ہے۔ انسان کو حتی الامکان کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے ہم پلہ اور ہم شان سے ازدواج کرے۔ مومن ہی مومن کا کفو ہوسکتا ہے۔ پیغمبر اکرم (ص) فرماتے ہیں:" اگر کوئی شخص جو تمہاری بیٹی کا ہم پلہ اور ہم شان ہے اور خواستگاری کے لئے آئے تو اسے بیٹی دینا۔ ۔ ۔"[2]

خود اعتماد، اہل کار و کوشش ہونا تاکہ خاندان کے مخارج کو حلال راہ سے آبرومندانہ طور پر پورا کرسکے۔

یہ ایک مطلوب ہمسر کی اصلی خصوصیات اور معیار ہیں اور ان کے علاوہ بہت سے جزئی اور فرعی توافقات زمانہ کے گزرنے کے ساتھ صبر و تحمل سے حاصل ہوتے ہیں۔

[1] ۔ ری شہری، محمد، میزان الحکمۀ، ج 4، ص280، نشر دار الحدیث۔

[2] ۔ نہج الفصاحة، ص 37، حدیث 193۔